مرثیہ ملنے کا پتہ:۔ سید شمشاد علی سید امداد علی سبزی منڈی چوک لکھنؤ

مرثیہ

آئے ہین اہلبیت رسالت مدینے مین

حسب فرمایش حاجی غنی احمد تاجر کتب چوک لکھنؤ

باہتمام حامد علی

سنہ ۱۹۲۸ء

در مطبع سعیدی بلوچپورہ لکھنؤ طبع شد

آئے ہیں اہلبیت رسالت مدینہ میں
نکلی ہے پیشوائی کو خلقت مدینہ میں
ہے مرد و زن کو عالم رقت مدینہ میں
برپا ہوئی ہے طرفہ قیامت مدینہ میں
عابد کا داخلہ ہے ہر سمت شور ہے
جنبش میں آج فاطمہ زہرا کی گور ہے

صغرا کے گھر میں طرفہ قیامت ہے آشکار
گاہے بلائیں نانی کی لیتی ہے بار بار
ام البنین سے کبھی کہتی ہے میں نثار
لو جاؤ سوئے مرقد جد بزرگوار
واری گئی شتاب قدم کو دکھاؤ تم
جلدی مسافروں کو مرے گھر میں لاؤ تم

صغرا سے جب یہ مادر عباس نے کہا
بیٹھی گو کہ چلو گی سوئے قبر مصطفےٰ
پھر ایک ردا اوڑھائی دیا ہاتھ میں عصا
واں سے چلیں تو بی بیاں کرتی تھیں یہ بکا
یہ ہی دعا نکلتی تھی ہر دم زبان سے
یارب ملائیو تو مجھے بابا جان سے

یاں اہل شہر سامنے سے دیکھتے ہیں کیا
پیدا ہوا ہے دور سے عباس کا لوا
پہنچے علم کے زوجۂ عباس باوفا
اور دستہ چو کے رو اسے سیدھی ہو چلا
جس نے نشاں کی شان پہ بیچی جان ہے
یاد اس نشان مرتضوی کا نشان ہے

۵۵

صغرا کا تھا یہ مادر عباس سے کلام
بابا نظر پڑے جو سیہ پوش و سی مقام
سر تو برہنہ ہاتھ میں تھامے ہوئے لگام
کہتے ہیں تم پڑے ہو یا تو پہ زنجیر کے تمام
کہتے ہیں اب جو قبر محمد پہ جاؤں گا
بابا بغیر نانا کو کیا منہ دکھاؤں گا

۵۶

گھوڑا یہ سامنے مجھے جب پڑا نظر
آتی ہے بوئے خون حسین کی ادھر ادھر
پوچھو یہ کس سوار کا گھوڑا ہے خون میں تر
پہچانتی ہوں خوب یہ شمشیر اور سپر
کھویا ہے اس صدا نے میرے دکھے چین کو
پوچھو تو خلق روتی ہے کس حسین کو

۵۷

ام البنین نے تو لیا دل کو اپنے تھام
صغرا کو دیکھ کر کہا ہے ضبط کا مقام
واں سے بڑے ہیں وہ بھی یہاں آ گئے تمام
دیکھا کہ ایک گھوڑا ہے اور گرد ازدحام
صغرا پکاری بی بی یہ اب جان جاتی ہے
بابا کی بو دماغ میں بی بی کے آتی ہے

۵۸

داخل میاں شہر ہوا تھا یہ کارواں
پہونچیں جو بیبیاں فاطمہ صغرا کو بی یہاں
پہلے نظر پڑا اسے عباس کا نشان
ڈوبی لہو میں چوب پھریرہ ہی خونفشاں
اب شور ہے کہ ہائے علمدار کیا ہوا
شانے کٹا کے بھائی کے اوپر فدا ہوا

۹

صغرا نے کی جو عابد مجبور پر نظر
بیچاری کے ہی سینہ میں تڑپنے دل وجگر
بیتاب ہو کے گر پڑی عابد کے پاؤں پر
بولی کہو دو مجھ کو مفصل ذرا خبر
پوچھتی ہوں سیاہ پوش جو تم ہو کے آئے ہو
میرے مسافروں کو کہاں کھو کے آئے ہو

۱۰

اکبر تمہارے ساتھ سے کچھ وہ کیا ہوئے
عباس کیا سبب ہے جو تم سے جدا ہوئے
ہاں مجھ مریض سے تو نہیں کچھ خفا ہوئے
کیا سب کے سب غریق محیط فنا ہوئے
کیوں تم نے شکل ماتمی اپنی بنائی ہے
بابا نے کس دیار میں بستی بسائی ہے

۱۱

عابد کو حال دیکھ کے نہ رہی تاب
ہاتھوں نے دل کو تھام کے کھینچی بصد اضطراب
چھاتی سے سر لگا کے یہ اس کو دیا جواب
جیتا پھرا میں کیوں مجھے آتا ہے یہ حجاب
پیاسے گلے پہ خنجر بیداد پھر گیا
ہمشیرہ شام تک تیرے بابا کا سر گیا

۱۲

قاصد تیرا گیا تھا تو تنہا رہے تھے شاہ
روئے تھے خوب خوب تیرے خط پہ کر نگاہ
سب سے وہ دم وداع یہی کہہ گئے تھے شاہ
صغرا سے کہیو ہوں ترے غم میں خدا گواہ
تشنگی پہ نالہ و فریاد کیجیو
پانی جو پیجیو تو ہمیں یاد کیجیو

۱۳
ناگہ کسی نے آ کے یہ زینب کو دی خبر
صغرا گری ہے آ کے عابد کے پاؤں پر
غش ہو گئی ہیں خاک پہ دونوں بچشم تر
زینب پکاری بی بی یہ اب جاؤں میں کدھر
کھویا ہے بھون کو میں نے وہ کس کو دیکھیگی
زینب کی آنکھ چار نہ صغرا سے ہوئیگی

۱۴
آئی صدا یہ کان میں زینب کے ناگہاں
بالا و صا جو کہ پھوپھی ہے میری کہاں
زینب نے جو اوٹھائی ذرا چشم خونفشاں
دیکھا سامنے ہے فاطمہ صغرا ہوئی عیاں
دو بی بیاں بغل میں لیے اسکے ہاتھ ہیں
ساری زنان ہاشمیہ ساتھ ساتھ ہیں

۱۵
زینب نے دوڑ کر اوسے آغوش میں لیا
اوس نے ادب سے پائے پھوپی پر سر کو جھکا دیا
صغرا نے پوچھا سبط پیمبر کو کیا کیا
زینب پکاری شربت جام اجل پیا
اب بیاہنے قبر فاطمہ زہرا پہ جاؤگی
زہرا کو سب حسین کا قصہ سناؤگی

۱۶
ناگاہ ایک شخص نے گلبان آ کے یوں کہا
اے صاحبان درد یہاں دیر ہو گیا
واں قبر فاطمہ پہ تو چل کر و بکا
یاں یہ فغان و آہ ہے واں اور ماجرا
یاں سے صدائے نالۂ زینب جو جائیگی
آواز گریہ تربت زہرا سے آئی ہے

۱۷

وہاں سے سوئے بقیع چلا قافلہ تمام
پہلے نظر پڑی انھیں قبر حسن امام
زینب پکاری کرتی ہے بھیا تمھیں سلام
دولہا کو اور اس کو قتل کیا یہیں تمام
بھائی میں کیا کہوں ترے قاسم نے کیا کیا
جی اپنا کس خوشی سے چچا پر فدا کیا

۱۸

جب قبر حسن سے یہ آنے لگی صدا
صد شکر ہے حسین پہ قاسم فدا ہوا
حسرت مجھے بھی ہے کہ دنیا میں میں نہ تھا
ہوتا عجب سرور جو ہے شبیر پر فدا
گھر بے چراغ فاطمہ کی یادگار ہے
قرآن پڑھے گا کون حسن کے مزار پر

۱۹

ناگاہ قبر فاطمہ آنے لگی نظر
زینب کو پیشوا کیا سب نے بچشم تر
پہنچے سب اہلبیت بحالت برہنہ سر
زینب نے فاطمہ سے کہا سر کو پیٹ کر
خشت لحد سے فرق مبارک اٹھاؤ تم
پوشاک ماتمی ہمیں لا کر پنہاؤ تم

۲۰

آئی صدا یہ قبر سے زہرا کی برملا
زینب تیری مصیبت عظمیٰ پہ میں فدا
تجھ سے حفظ آبرو کو تیرے ساتھ مرتضیٰ
دربار میں شقی کے میں تجھ سے بھی تھی جدا
تو تو حیا سے مونھ پہ دھرے ہاتھ تھی کھڑی
ہر حال میں بتول تیری ساتھ ساتھ تھی

۲۱

مجھ سے جو کچھ ادا ہوئی خدمت حسین کی
کرتی نہیں جہاں میں ہر گز بہن کوئی
بیٹے تلک تو بھائی پہ قربان کر چکی
عزت خدا نے دی مجھے ہمت خدا نے دی
شبیر صفدر کو بڑا وہ میاں ہے تیرا
واللہ فاطمہ پہ یہ احسان ہے تیرا

۲۲

پر اب یہی ہے مجھ کو ملال سب کے گھر میں جا
وہاں شاہ تشنہ کام کی تربت پہ گر کے آ
محشر تلک یہ غم تو دل سے نکلنے کا
مجھ کو خدا سے لینی ہے روز جزا جزا
جب تک نہ داد خون شہید اپنی پاؤں گی
پایہ پیمبر کے عرش خدا کا ہلا دوں گی

۲۳

جب فاطمہ کے بین سنے با دل فگار
غش آ گیا حسین کی خواہر کو ایک بار
عابد اٹھا کے اپنی پھوپھی کو بحال زار
گھر کو ہوئے رواں تو قیامت تھی آشکار
پہنچے جو گھر ہوئی یہ بنا شور و شین کی
مسند نظر پڑی او جہیں [?] خالی حسین کی

۲۴

عباس کا مکان بھی خالی نظر پڑا
جز غم میان حجرہ قاسم کوئی نہ تھا
اکبر کی خوابگاہ میں برپا ہوئی عزا
ایک سمت گاہوارہ اصغر جو تھا دھرا
بانو کا دل بھر آیا جو اس کے نظارے سے
روئے لپٹ لپٹ کے بہت گاہوارے سے

مطلع

ناسور ہو گئے ہیں میرے سینے سے گر رہیں ہیں خوناب
مولا سے کس کے عرض کہ پایا ہے تن نزار ب
حلال مشکلات جہان تیرے ہیں ذی جناب
ہو اب بہی مدح خوان تیرا جلد کامیاب
دو اس کے مکان نغمہ و زاری سے لوا
مطلب جو ہیں جس کے گریہ و زاری کے واسطے

مختصر فہرست کتبخانہ تجارتی حاجی غنی احمد تاجر کتب چوک لکھنؤ

مجموعہ بیاض نوحہ جات		عروج غم	۲ر	عناصر الشہادتین	۱۲ر
تاریخ اسمی شمع ماتم	۸ر	نشتر غم	۲ر	ذکر الشہادتین	۴ر
اشک غم	۴ر	حلقۂ ماتم	۱ر	مجموعہ شہادت	۴ر
دامان محشر	۳ر	ہلال غم	۱ر	تقریر الشہادتین	۴ر
برق غم	۲ر	مطلع غم	۱ر	سچا حال شہادت	۳ر
راز ماتم	۲ر	نوحہ غم	۱ر	رموز الشہادتین	۳ر
ریاض جوہر	۲ر	بزم ماتم	۱ر	اسلام کھنڈ کلاں	عہ
افکار غم	۲ر	مجموعہ مراثی میر انیس اول	عہ ۸ر	اسلام کا جھنڈا	۱۰ر
نجم ماتم	۲ر	" دوم	عہ ۸ر	خنجر اسلام	۶ر
فریاد مہدی	۲ر	" سوم	۸ر	جنگنامہ حضرت علیؓ	۲ر
افراد غم	۲ر	" چہارم	عہ ۸ر	" مع بیر الالم	۳ر
پیکان غم	۲ر	فروغ ماتم	۲ر	جنگنامہ محمد حنیف نظم	۵ر

مرثیہ

از

فصیح

محرم آیا ہے وائے محبوب رسول روتے ہیں کربلا میں

مرثیہ ۱

محرم آیا ہے لے مجبو رسول روتے ہیں کربلا میں
ہزار وحشت و اداس چھینے میں جمع ہوتے ہیں کربلا میں
نہ دیکھو کرتے ہیں استراحت نہ شب کو سوتے ہیں کربلا میں
ضریح اقدس کے گرد رو رو کے جان کھوتے ہیں کربلا میں
اگر محبت حسینؑ کی ہو تو آج گریاں ضرور رہیو تم
زیادہ لازم ہے تمکو رونا کہ شہ کے روضے سے دور ہو تم

۲

جو جیتے ہوتے علی و زہرا تو کیا نہ پیٹتے غم آنکو یہ سرا
نبی جو روتے تمھارے آگے تو کوئی ماتم میں کیا نہ روتا
فغان نہ کرتے جو سنتے یار و حرم سرا سے فغان زہرا
علی کی حالت جو دیکھتے تم نہ حال کرتے تباہ اپنا
یہ دن ہیں ماتم کے اور یہ مجلس عزائے سبط رسول کی ہے
بتول حاضر ہے رو لو یارو جو تمکو خاطر بتول کی ہے

۳

عزیزو رہتا ہی جوش ہر وقت علی و زہرا کا اندنوں میں
پدر کی فرقت کا غم زیادہ ہوا تھا صغرا کو اندنوں میں
محبو پھرے تھی فوج حرؑ کی تمھارے مولا کو اندنوں میں
عجب تھے دو عیال کا تھا حسین آقا کو اندنوں میں
دیار غربت سفر کی زحمت صغیر بچے ذرا ذرا سے
کوئی تو کہتا تھا ہم ہیں بھوکے کوئی سناتا تھا ہم ہیں پیاسے

۴

سکینہ ہر دم پکارتی تھی کہ بابا صاحب منگاؤ پانی
امام باقر پکارتے تھے کہ دادا صاحب پلاؤ پانی
شہید مسلم کے بیٹے کہتے تھے ای چچا جان لاؤ پانی
یہ شہربانو کی گفتگو تھی کہ بہر اصغر دلاؤ پانی
امام کرتے تھے بین غم کے ہر اک کو پانی پلا پلا کے
ہزار افسوس کیسے پیاسے رہے وے صحرا میں کربلا کے

۵

مجھو پوچھا جو کربلا میں حسین سبط نبی کا لشکر
سراپچے برپا ہوے حرم کے قناتیں کھینچی گئیں برابر
ہوے رفیقوں کے خیمے برپا حرم کے خیموں نے ہو کے مضطر
حرم اترنے لگے جو اندر تو خود بخود دل ہوا مکدر
ہوا کا جھونکا جو ایک آیا تو خاک منہ پر پڑی حرم کے
پکارین زینب یہ کیا جگہ ہے جو جان جاتی ہے مارے غم کے

۶

سکینہ آنکھوں کو ملکے روتی پھوپھی کے لپٹی گلے سے ہر دم
کہا پھوپھی جی یہ کیا جگہ ہی گھٹا ہی جاتا ہی یہاں مرا دم
اُداس جنگل یہ کون سا ہی کہ دل دھڑکتا ہی میرا پیہم
یہاں اترتے ہی رندہ گیا جی زیادہ ہوتا ہی دمبدم غم
مرا کلیجہ ہے تھرتھراتا دھڑکتی چھاتی ہی ڈر کے مارے
چھپا لو گود میں عمہ صاحب کہ جاتی ہی ڈر کے مارے

ب ۹

سکینہ بی بی کی آہ جس دم پھوپھی نے دیکھی یہ بیقراری
کہا یہ فضہ کو بنت زہرا نے تب بلا کر یہ آہ و زاری
پکاری در سے یہ شاہ دیں کو کہ گھر میں آؤ تمھارے واری
خبر لو دختر کی اپنی اکبر تڑپ رہی ہے سکینہ پیاری
ادھر کو سہما ہوا ہے اصغر ادھر سکینہ دہل رہی ہے
ادھر وہ آنکھیں بدل رہا ہے ادھر یہ آنکھیں بدل رہی ہے

ب ۸

پھوپھی ہے تم کو قسم خدا کی بلا کے گھر میں پدر کو میرے
کہو یہ اچھی جگہ نہیں ہے اٹھاؤ جلدی یہاں سے ڈیرے
اگر نہ مانے تو پھر یہ کہنا کہ کوچ کیجے بہت سویرے
کہ روز روشن نہونے پاوے روانہ لشکر ہو منہ اندھیرے
جو کوچ کرنے میں دیر ہوگی و یا کوئی دن مقام ہوگا
دہن مرجاوے گی سکینہ تمھاری بیٹی کا کام ہوگا

ب ۷

یہ ڈر ہے ہم کو تمہیں پھوپھی جی کہیں کوئی ظالم نہ مجھکو مارے
کوئی نہ گھر میں گھس آوے ظالم کہ میرے کانوں سے دُر اتارے
کہیں نہ بگجاوے آگ گھر میں بلند آتش کے ہوں شرارے
خدا یہ اتنا دکھاوے دو اک شب کسی طرح خیر سے گذارے
سحر کے ہوتے ہی کوچ ہووے روانہ بابا امام ہووے
جہاں سہانا سما و دشت ہو وے آگے کل واں مقام ہووے

۱۰

گئی جو خیمہ کے در پہ فضہ تو دیکھا اُسجا کچھ و سامان
پھری جو وہاں سے تو روتی آئی حرم نہایت ہوئے پریشان
ہر ایک کہتا تھا کچھ بیان گروہ اور کرتی تھی آہ و افغان
کبھی تو کہتی تھی آفت آئی کبھی یہ کہتی تھی آیا طوفان
اڑا تو اس بی بی کی خاک سر پر مصیبت آئی قریب زینب
خدا کی محنت نصیب زینب یتیم زینب غریب زینب

۱۱

پکاری زینب کہ صدقے تیرے بتا کہاں ہے میرا حسین بھائی
کلیجہ پھٹتا ہے میرا فضہ سنا دے جو کچھ کہ دیکھ آئی
سر اپنا فضہ نے خوب پیٹا کہا پھر اے فاطمہ کی جائی
ہے اس زمین کے جو قوم مالک وہ پاس حضرت کے ہے بلائی
زمین لیتے ہیں مول حضرت کلام قیمت میں ہو رہے ہیں
حسین بیکس بھی دے رہے ہیں امام زادی بھی رو رہے ہیں

۱۲

امام اس قوم سے ہیں کہتے کہ یہ زمین مرے ہاتھ بیچو
وہ پوچھتے ہیں کہ کیا غرض ہے خریدنے سے زمین کی تم کو
اگر یہ صحرا پسند ہوئے تو نذر کرتے ہیں مفت ہی لیلو
امام کہتے تھے یوں نہ لونگا مرے تمہارے معاملہ ہو
خرید کرتا ہوں اسلئے میں یہاں بنے گا مزار میرا
یہاں پہ آوینگے میرے زائر یہی گا اسجا دیا[illegible]

بند ۱۳

زمین بنتی تھی جو پہلے حدود نجف کھینچے میں ہموار
قبالے لکھتے ہیں اسکے مالک و نرم ہیں کہتے تمہارا اکبر
حسین عابد سے کہہ رہے ہیں کہ تم وصی ہو ہمارے دلبر
ہمارے یاور کئی اور ہماری بنانا قبریں اسی زمین پہ
بہت نہ رونا ہمارے غم میں کہ تم کو لازم ہے صبر پیارے
ہماری تربت کے متصل تم بنانا اکبر کی قبر پیارے

بند ۱۴

تمہیں بتاتا ہوں یاد رکھنا یہاں شہیدوں کو دفن کرنا
یہ سب ہے یعقوب کی تو جگہ ہی ہو میرے پائیں پا یہ بیٹا
جدا جدا مت بنانا قبریں زمیں میں رکھنا سبھوں کو یکجا
مگر ہو مرقد کے آگے میرے یہاں پہ مدفون حبیب میرا
میں جانتا ہوں کہ معرکہ میں نہ ہیگا آگے حبیب میرے
میں چاہتا ہوں کہ اسکا مرقد بھی دربدر ہو قریب میرے

بند ۱۵

تمہارا عباس جو چچا ہے مزار اسکا دور ہوگا
لڑے گا یہ جو علقمہ پہ تن اسکا زخموں سے چور ہوگا
بنانا تم کو مزار عم کا اسی جگہ پر ضرور ہوگا
بنے گا غازی کا جبکہ روضہ تو نور حق کا ظہور ہوگا
ایک آستانہ ہمارا ہوگا اک آستانہ اخی کا ہوگا
بلند گردوں شکوہ قبہ ہمارے بھائی سخی کا ہوگا

۱۶

اور ایک میرا محب صادق وہ کون حمید مطیع دلاور
ہر راہ جست کا وہ ماہر ہر عجز جرأت کا وہ شناور
بڑی مصیبت کے وقت آکر وہ میرا ہوگا معین و یاور
بعید ظاہر میں مجھ سے ہوگا قریب ہوگا مرعیہ وہ دلاور
مزار اسکا درست کرنا کہ ہو وہ غازی رفیق میرا
شہید میرا غریب میرا انیس میرا شفیق میرا

۱۷

حرم نے جسدم سنیں یہ باتیں تو پیٹے اور خاک سر پہ ڈالی
کوئی تو کہتی تھی ہائے وارث کوئی پکاری کہ ہائے والی
ادھر کو روئے صغیر اصغر ادھر کو روئی سکینہ بالی
سنی جو شہ نے صدائے شیون تو گھر میں آئے امام عالی
پکاری زینب تمہارے صدقے خرید تی ہو زمین بھائی
نبی کے گھر پر تباہی آئی ہوا ہمیں کو یقین بھائی

۱۸

امام دیں نے کہا حرم سے ابھی نہ ماتم کرو عزیزو
مدام راضی رہو رضا پر تباہ مت جو ہلاک مت ہو
خموش بیٹھو مہ محرم کی اسے غریبو دہم تلک تو
دہم سے دنرات خوب رونا کریگا کوئی نہ منع تم کو
حیات اپنی ہے چند روزہ ہوا ہے نزدیک تمام اپنا
نہ کوچ ہوگا تو تا قیامت اسی جگہ ہے قیام اپنا

ست ۱۹

امام باتین جو کر رہے تھے کہ گو مین عباس غازی آیا
کہا کہ آیا ہے ایک قاصد لیے خط ابن زیاد لایا
یہ سن کے خیمہ سے نکلا باہر نبی کا دلبر علی کا جایا
دعائین کرتی تھی رو رو زینب کہ صلح ہو جائے یا خدایا
لڑائی ہووے نہ کربلا مین حسین مارا نہ جاوے یارب
امام اپنا سمجھ کے ابن زیاد شہ کو بلاوے یارب

ست ۲۰

غرضکہ حضرت نے خط کو کھولا پڑھا جو مضمون لکھا تھا اس مین
لکھا تھا حاکم یزید یون ہے کہ تم بیعت یزید کی لین
اگر نہ بیعت کرین تو اونسے لڑون یہانتک کہ ہو وان جنگ
یہ سخت کلمہ پڑھا تو اسدم ہوا رخ شہ غضب سے گلگون
کہا رفیقون سے شاہ دین نے یہ نامہ میرے ہے نام آیا
یقین جانو تم اے محبو اجل کا مجکو پیام آیا

ست ۲۱

بہ تیغ قبضہ مین ہے جب تک نہ ہونگا بیعت مین شقی کی
یہ کہہ کے نامہ کو پھاڑ ڈالا کہا کہ بجوا دو طبل جنگی
[illegible] تھی جو آغاز کربلا مین ہوئی لڑائی
لڑا جو اول وہ تھا ہر اول امام بیکس کا حر غازی
لگے پھر اصحاب شہ کے ہونے فدا امام زمانہ کے اوپر
گلے پہ چلتا تھا انکے خنجر تو نام شہ تھا زبان کے اوپر

جب آگیا رہ وہ لاشے رتنے ہوا حرم میں عجیب ماتم
بس آگئے یار انہیں بیانا فصیح وقت دعا ہی ہمدم
الٰہی کرتا ہوں شکر نعمت یہ تیرا احسان ہے یا کرم
کہ میرا مسکن ہے گو وہ مردی نصیب ہر دم اپنے حرم
الٰہی دلکو مرے صفا دے یہ نرو سیہ بھی سفید ہووے
یہ شام ماتم کی دور ہووے طلوع صبح امید ہووے

تمام شد

مطبوعہ سعیدی پریس بلوچپورہ لکھنؤ